خلاصۂ مضامینِ قرآن

چودھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴿﴾

الٓرٰ قف تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿﴾(الحجر:۱)

سورۂ حجر

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۲۵ ایمانیاتِ ثلاثہ توحید، آخرت، رسالت
- آیات ۲۶ تا ۴۸ قصّۂ آدم وابلیس
- آیات ۴۹ تا ۹۹ ایمان بالرسالت

آیات ۱ تا ۲

کاش ہم بھی مسلمان ہوتے

اِن آیات میں قرآنِ کریم کوایک واضح کتاب قرار دینے کے بعد فرمایا کہ عنقریب کافر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ آیت ۲ کی تفسیر کے حوالے سے ترمذی شریف میں کئی صحابہؓ کا یہ قول نقل ہوا کہ:

اِذَا اُخْرِجَ اَھْلُ التَّوْحِیْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّۃَ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا لَوْ کَانُوا مُسْلِمِیْنَ

''جب توحید کا عقیدہ رکھنے والے جہنم سے نکالے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے تو اُس وقت کافر یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے''۔

اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا کہ فی الحال یہ کافر کھا پی رہے ہیں، مزے اڑا رہے ہیں اور لمبے چوڑے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اُن کے لیے یہ چار دن کی چاندنی ہے۔ عنقریب اُن کے لیے ہمیشہ ہمیش کی اندھیری رات آنے والی ہے۔

آیات ۳ تا ۸

نافرمانوں کے لیے عذاب کا وقت طے ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ ہم نے جس قوم کو بھی ہلاک کیا اُس کے لیے عذاب کا وقت طے تھا۔ پھر وہ عذاب کو معین وقت پر آنے سے نہ روک سکے۔ کافر انتہائی گستاخانہ انداز میں نبی اکرم ﷺ کو مجنون قرار دے رہے ہیں اور اُن سے فرشتوں کو سامنے لانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس روز فرشتے اللہ نے نازل کر دیے اُس روز کافروں کے لیے اچھی خبر نہ ہوگی جیسا کہ بعد میں بدر میں فرشتوں کا نزول ہوا اور پھر کافر ذلت آمیز ہلاکت سے دوچار ہوئے۔

آیت ۹

اللہ قرآن کی حفاظت خود کرے گا

عظمتِ قرآن کے حوالے سے یہ بہت اہم آیت ہے۔ اِس آیت میں اللہ نے بڑے جلالی انداز میں اعلان فرمایا کہ ہم ہی نے قرآنِ مجید نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآنِ حکیم کا متن محفوظ ہے اور یہ وہی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو لکھایا اور یاد کرایا تھا۔

آیات ۱۰ تا ۱۵

ہر دور میں اکثریت ایمان سے محروم رہتی ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ذہنی طور پر تیار کیا گیا کہ آپ ﷺ کے مخاطبین کی اکثریت حق واضح ہونے کے باوجود ایمان نہیں لائے گی۔ ماضی میں بھی قوموں کی روش یہی رہی ہے۔ اگر مشرکینِ مکہ کے لیے آسمان سے ایک دروازہ کھول دیا جائے اور وہ اُس کے ذریعہ آسمان پر چڑھتے رہیں، تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے بلکہ اللہ کی اِس قدرت کو بھی جادو قرار دیں گے۔ لہٰذا نبی اکرم ﷺ کو اِن لوگوں کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہیں ہونا چاہیے۔

آیت ۱۶ تا ۲۲

اللہ کی قدرت کے شاہکار

اِن آیات میں اللہ کی قدرت کے کئی شاہکاروں کا ذکر ہے:

i- اللہ نے آسمان پر ستارے بنائے جن کے ذریعہ دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو سجاوٹ اور رونق بخشی۔ یہی ستارے سرکش جنات کے حوالے سے حفاظتی چوکیاں بھی ہیں۔ اگر کوئی سرکش جن آسمان سے فرشتوں کے حوالے کیے جانے والے کسی فیصلے کو سننے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے مار بھگانے کے لیے اِن ستاروں سے اُس پر ایک جلتا ہوا انگارہ پھینکا جاتا ہے۔

ii- زمین کو اللہ نے پھیلا دیا ہے۔ اُس پر پہاڑوں کی صورت میں بڑے بڑے بوجھ رکھے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ پھر زمین پر ہر شے مخلوقات کی ضروریات کے مطابق پیدا فرمائی ہے۔

iii- اللہ نے زمین میں تمام مخلوقات کی گزراوقات کے لیے اسباب پیدا فرمائے ہیں اور اُن مخلوقات کے لیے بھی رزق کا انتظام کیا ہے جنہیں انسان نہ پالتے ہیں اور نہ ہی اُن کی خوراک وضروریات کی فراہمی کا بندوبست کرتے ہیں۔

iv- اللہ کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں لیکن وہ اُسے اتنی ہی مقدار میں پیدا فرماتا ہے جتنی مخلوقات کی ضرورت ہوتی ہے۔

v- اللہ نے ہواؤں کو بارآور بنایا یعنی اُن کے دوش پر بادل مختلف علاقوں میں برسنے کے لیے تیرتے ہوئے پہنچتے ہیں۔ پھر اِن بادلوں سے اللہ نے پانی برسایا اور انسانوں کے کے لیے پانی کی گردش کا ایسا نظام بنایا جس سے وہ سارا سال تازہ پانی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ سال بھر کی ضروریات کے لیے پانی جمع کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

آیات ۲۳ تا ۲۵

اللہ جانتا ہے کہ آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے رہنے والوں کو

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ تمام انسانوں کو اللہ نے پیدا فرمایا ہے اور پھر وہی اُنہیں موت دے گا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ انسانوں میں سے کون اللہ کی بندگی میں آگے بڑھتے ہیں اور کون اِس سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ آخرکار سب لوگ اللہ کی عدالت میں حاضر ہوں گے اور اپنے کیے کے مطابق بدلہ پائیں گے۔

آیات ۲۶ تا ۳۱

عظمتِ انسان

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے انسان کو اُس سنے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو سوکھ کر کھنک رہا تھا۔ اِس سے قبل جنات کو آگ کے شعلے کی لپک سے پیدا کیا۔ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں انسان کو بنا سنوار دوں اور اُس میں اپنی روح ڈال دوں تو تم سب اُس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ گویا انسان کی اصل عظمت اِس وجہ سے ہے کہ وہ صرف خاکی وجود نہیں رکھتا بلکہ اُس میں روحِ ربانی بھی ہے:

ہے ذوقِ تجلی بھی اِسی خاک میں پنہاں
غافل تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے

تمام کے تمام فرشتوں نے انسان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہ ہے انسان کی عظمت۔ البتہ ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا جو فرشتہ نہیں بلکہ ایک جن تھا۔

آیات ۳۲ تا ۳۵

اللہ کی لعنت ہے تکبر کرنے والے پر

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ ابلیس نے انسان کو تکبر کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ اُس نے کہا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے سنے ہوئے گارے سے بنایا گیا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس دفعہ ہو جا، اب تو دھتکارا ہوا ہے اور تجھ پر لعنت ہے رہتی دنیا تک۔

آیات ۳۶ تا ۴۰

ابلیس کے ناپاک عزائم

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ ابلیس نے اللہ سے روزِ قیامت تک مہلتِ زندگی مانگی۔ اللہ نے فرمایا کہ تجھے ایک معین وقت تک مہلت دی گئی۔ اُس نے اپنی بربادی کا

الزام اللہ کو دیا اور اپنے اِس ناپاک عزم کا اظہار کیا کہ میں دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں کو انسانوں کے لیے مزین کروں گا اور اُن سب کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ البتہ اے اللہ! تیرے خاص بندے میرے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ ہمیں اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۱ تا ۴۴

شیطان اُسے بھٹکاتا ہے جو خود بھٹکنا چاہتا ہے

اِن آیات میں اللہ نے واضح فرمایا کہ میں نے بندوں کو ہدایت کی سیدھی راہ دکھا دی ہے۔ میرے بندوں پر شیطان کا بس نہیں چلے گا۔ شیطان ایسے ہی لوگوں کو گمراہ کرے گا جو وقتی لذتوں کی خاطر خود ہی گمراہ ہونا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ کتنے بدنصیب کس دروازے سے جہنم میں گریں گے۔

آیات ۴۵ تا ۴۸

اہل جنت کی باہم کدورتیں ختم کر دی جائیں گی

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے جنت کے چشموں کے پاس لطف وسرور کی کیفیت میں ہوں گے۔ اگر دنیا میں اُن کے دلوں میں باہم کوئی کدورت پیدا ہوگئی تھی تو ختم کر دی جائے گی۔ وہ بڑی محبت سے بھائیوں کی طرح ٹیک لگا کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اُنہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور وہ ہمیشہ ہمیش جنت کی راحتوں کے مزے لوٹیں گے۔

آیات ۴۹ تا ۶۰

اللہ رحم بھی کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ بندوں کو معاف کرنے والا اور اُن پر رحم کرنے والا ہے لیکن نافرمانوں کو دردناک عذاب بھی دینے والا ہے۔ اُس کی اِن دونوں شانوں کا مظہر ہے کہ اُس نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ کو اپنی رحمت کی بشارت ایک بیٹے کی پیدائش کے حوالے سے دی اور پھر اُن ہی فرشتوں کے ذریعہ حضرت لوطؑ کی نافرمان بیوی اور سرکش قوم پر بدترین عذاب نازل فرمایا۔

آیات ۶۱ تا ۷۷

قومِ لوطؑ پر اللہ کا عذاب

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں حضرت لوطؑ کی قوم پر عذاب نازل کرنے کے لیے بھیجا۔ قوم جو ہم جنس پرستی کے گناہ میں مبتلا تھی دیوانہ وار حضرت لوطؑ کے گھر کی طرف دوڑتی ہوئی آئی تا کہ فرشتوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکے۔ حضرت لوطؑ نے قوم کو سمجھایا کہ قوم کی بیٹیوں سے نکاح کر کے جائز طریقہ پر جنسی خواہش کی تسکین کرو۔ قوم نے حضرت لوطؑ کی بات کو حقارت سے رد کر دیا۔ فرشتوں نے حضرت لوطؑ سے فرمایا کہ آپ رات کے پچھلے پہر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اِس بستی سے نکل جائیں۔ البتہ آپ کی بیوی نہ نکل سکے گی۔ اِس کے بعد اِس بستی کو الٹ دیا گیا اور قوم پر کنکریوں کی بارش نازل کی گئی۔ مکہ والوں کو یاددہانی کرائی گئی کہ قوم لوطؑ کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہے جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ اِس بستی کو دیکھو اور اس کی بربادی سے سبق حاصل کرو۔

آیات ۷۸ تا ۷۹

قومِ شعیبؑ کا انجام

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت شعیبؑ کی قوم بھی ظالم تھی یعنی شرک کرنے والی تھی۔ اللہ نے اُن سے انتقام لیا اور اُنہیں برباد کر دیا۔ اِس قوم کی آبادی کے کھنڈرات اور قومِ لوطؑ کی تباہ شدہ بستی اُس سیدھی شاہراہ پر ہے جو مکہ سے شام کی طرف جاتی ہے۔ مکہ والوں کو اِن کے پاس سے گزرتے ہوئے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

آیات ۸۰ تا ۸۴

قومِ ثمود کی تباہی

اِن آیات میں قومِ ثمود کی ناشکری اور پھر تباہی کا ذکر ہے۔ اُنہیں اللہ نے ایسی ٹیکنالوجی دی تھی کہ وہ بڑے آرام سے پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔ اُنہوں نے اللہ کے اِس احسان کی ناقدری کی اور اُس کے رسولوں کو جھٹلایا۔ اللہ نے ایک زلزلہ کے ذریعہ اِس قوم کو ملیا میٹ کر دیا۔

آیات ۸۵ تا ۹۹

نبی اکرم ﷺ سے خصوصی خطاب

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ہے۔ آپ ﷺ سے فرمایا گیا:

i- اللہ نے کائنات کی ہر شے با مقصد بنائی ہے۔ دنیا کی زندگی کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے امتحان۔ اِس امتحان کا نتیجہ آخرت میں ظاہر ہوگا۔ آپ ﷺ کافروں کے ظلم وستم کو صبرِ جمیل سے برداشت کریں۔ آخرت میں آپ ﷺ کو بھرپور اجر اور کافروں کو بدترین سزا مل کر رہے گی۔

ii- آپ ﷺ کا رب خالق ہے اور مخلوق کے ہر حال اور کیفیت سے واقف ہے۔ آپ ﷺ کس کرب سے گزر رہے ہیں اور آپ ﷺ کے دل پر کیا بیت رہی ہے اُسے سب علم ہے۔

iii- اللہ نے آپ ﷺ کو سورۂ فاتحہ کی سات مبارک آیات عطا کی ہیں جو بار بار دہرانے اور اللہ سے لو لگانے اور تسکین کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

iv- کافروں کو جو ساز و سامان ہم نے دیا ہے آپ ﷺ اُن سے مرعوب نہ ہوں اور نہ ہی اُن کے برے انجام کی فکر کر کے غمگین ہوں۔

v- آپ ﷺ کی توجہ اور عنایات کا رخ اپنے درویش ساتھیوں کی طرف رہے۔

vi- کافر قرآنِ کریم کے حصے بخرے کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی حمد وثناء کا ذکر اُنہیں قبول ہے لیکن معبودانِ باطل کی نفی کے مضامین کو قرآن سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ اُن سے اِس روش کی باز پرس کر کے رہے گا۔

vii- نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اب علی الاعلان لوگوں کے سامنے اللہ کی توحید اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت پیش کریں۔ مذاق اڑانے والے مشرکین کی پرواہ نہ کریں۔ اللہ خود ہی اُن سے نمٹ لے گا۔

viii- اے نبی! اللہ جانتا ہے کہ اِن مخالفین کے طنز آپ کے مبارک سینہ میں تیر کی طرح پیوست ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ برداشت کیجیے اور اللہ کی حمد، تسبیح اور اُس کی بارگاہ میں سجدوں کے ذریعہ دل کو سکون دیجیے۔ اپنے رب کی بندگی پر زندگی کے آخری سانس تک کاربند رہیے۔

سورۂ نحل

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۸ — اللہ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۱۹ تا ۶۴ — مشرکینِ مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۶۵ تا ۸۳ — اللہ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۸۴ تا ۸۹ — ایمان بالآخرت
- آیات ۹۰ تا ۱۰۰ — اہم ہدایاتِ ربانی
- آیات ۱۰۱ تا ۱۱۳ — مشرکینِ مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۱۱۴ تا ۱۱۹ — حلال وحرام کی بحث
- آیات ۱۲۰ تا ۱۲۴ — عظمتِ ابراہیمؑ
- آیات ۱۲۵ تا ۱۲۸ — صبر و استقامت کی تلقین

آیات ۱ تا ۲

مشرکین کے لیے دوٹوک اعلان

اِن آیات میں مشرکین مکہ کو خبردار کر دیا گیا کہ تم جس عذاب کے حوالے سے جلدی کر رہے ہو وہ آنے والا ہے۔ یہ دراصل بدر کے معرکہ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ نے قرآنِ کریم اِس لیے نازل فرمایا ہے تاکہ واضح کر دیا جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچا جائے۔

آیات ۳ تا ۴

اللہ کی تخلیق کے تین شاہکار

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ ہی نے بنایا ہے تمام آسمانوں، زمین اور انسانوں کو۔ اُس اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ انسان کی تخلیق گندے پانی کی بوند سے ہوئی ہے لیکن انسان اپنے آغاز کو بھول گیا اور اللہ کے احکامات کے حوالے سے بہت زیادہ ہی اعتراضات کرتا ہے۔

آیات ۵ تا ۹

چوپائے اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہیں!

اِن آیات میں چوپایوں کے حوالے سے اللہ کے بندوں پر مندرجہ ذیل احسانات بیان کیے گئے ہیں:

- i- چوپایوں کی کھال میں انسان کے لیے سرد موسم کی شدت سے بچنے کے لیے حرارت حاصل کرنے کی خصوصیات ہیں۔ اِن سے گرم لباس اور کمبل وغیرہ بنتے ہیں۔
- ii- چوپایوں میں سے جو حلال ہیں اُن کی کھال، ہڈیاں، چربی اور کھاد انسان کے لیے فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔
- iii- حلال جانوروں کا گوشت انسان کے لیے بہترین اور لذیذ خوراک ہے۔
- iv- مال مویشی رکھنے والے صبح کے وقت جب جانوروں کو چرانے لے جاتے ہیں اور جب شام کو واپس لاتے ہیں تو اُن کے لیے اِس میں ایک بڑی شان وشوکت کا پہلو ہوتا ہے۔
- v- جانوروں میں سے جو بار بردار ہیں وہ انسانوں کا ساز وسامان دور دراز اور بلند مقامات تک لے جاتے ہیں۔ اُن کے بغیر یہ کام انسان کے لیے بڑا مشقت والا ہوتا۔
- vi- گھوڑے، خچر اور گدھے انسان کی سواری کے کام آتے ہیں اور اُن سے انسان کی شان وشوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اِن نعمتوں کے احساس سے انسان کے دل میں اللہ کے لیے شکر کے جذبات ابھرنے چاہئیں لیکن انسانوں کی اکثریت ناشکری اور احسان فراموشی کی روش اختیار کرتی ہے۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

پانی کی برکات

اِن آیات میں پانی کی تین برکات کا بیان ہے:

- i- پانی انسان کی پیاس بجھاتا ہے اور اُس کی کئی جسمانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
- ii- پانی کے ذریعہ وہ چارہ، گھاس اور پتے پیدا ہوتے ہیں جو جانوروں کے لیے خوراک بنتے ہیں۔
- iii- پانی کے ذریعہ طرح طرح کی کھیتیاں، زیتون، کھجوریں، انگور، کئی قسم کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔

آیت ۱۲

جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

اِس آیت میں قدرت کے پانچ مظاہر بیان ہوئے ہیں جو سب کے سب انسان کی خدمت کے لیے ہیں۔ رات آرام کے لیے ہے۔ دن بھاگ دوڑ اور کام کاج کے لیے ہے۔ سورج روشنی، حرارت، توانائی کی فراہمی، دن اور سال کا حساب لگانے اور دیگر کئی خدمات بجالانے کا ذریعہ ہے۔ چاند رات میں روشنی اور مہینوں کا حساب فراہم کرتا ہے۔ ستارے سمتوں کے تعین کے لیے کار آمد ہیں۔ بلاشبہ اللہ نے یہ جہاں انسانوں کے لیے بنایا ہے۔ اللہ ہمیں اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۳

کائنات کی زینت رنگارنگی سے ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ نے جو کچھ بھی پیدا کیا اُس کے رنگ مختلف ہیں۔ اِس رنگارنگی ہی سے کائنات میں رونق اور خوبصورتی ہے۔ بقول شاعر

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن
اے ذوق اِس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

آیت ۱۴

انسانوں کے لیے سمندر کی برکات

اِس آیت میں سمندر سے حاصل ہونے والی برکات کا ذکر ہے:

i- سمندر سے انسانوں کے لیے مچھلیوں کی صورت میں تازہ اور صحت افزا گوشت حاصل ہوتا ہے۔

ii- سمندروں میں وہ موتی اور مونگے پیدا ہوتے ہیں جنہیں انسان بطور زیورات استعمال کرتا ہے۔

iii- سمندر میں وہ کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں جن سے بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

زمین پر مظاہرِ قدرت

زمین پر اللہ نے انتہائی وزنی پہاڑ رکھ دیے ہیں تاکہ زمین توازن میں رہے۔ اِسی زمین میں اللہ نے نہریں جاری کر دی ہیں تاکہ انسان کو ذاتی استعمال اور زراعت کے لیے پانی میسر آسکے۔ زمین پر قدرتی راستے بنا دیے ہیں تاکہ منزلوں پر پہنچنے میں سہولت ہو۔ دورانِ سفر رہنمائی کے لیے ستارے پیدا کیے ہیں تاکہ انسان اپنی منزل پر پہنچ سکے۔

آیت ۱۷

خالق کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا!

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ نے تو کائنات میں بے شمار مظاہر تخلیق کیے ہیں جن میں سے ہر ایک اللہ کی قدرت کا انوکھا شاہکار ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ کیا کوئی اور اللہ کے برابر ہو سکتا ہے؟ غور تو کرو!

آیات ۱۸ تا ۱۹

تم اللہ کی نعمتیں شمار نہیں کر سکتے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر کوئی گننا چاہے تو کبھی بھی گن نہیں سکتا۔ لوگ اللہ کے احسانات کو جانتے ہیں لیکن پھر بھی شکر کے ذریعہ اُن کا اعتراف نہیں کرتے۔ اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ کیا ظاہر کرتے ہیں اور کیا چھپاتے ہیں؟

آیات ۲۰ تا ۲۳

اپنے جیسے انسانوں کو معبود نہ بناؤ

اِن آیات میں فرمایا کہ جن نیک انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد لوگ پکارتے ہیں اور اُن سے دعائیں کرتے ہیں اُنہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ بلکہ وہ تو خود اللہ کی مخلوق ہیں۔ مرنے کے بعد اُنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ دوبارہ کب زندہ کیے جائیں گے۔ جو لوگ آخرت میں اللہ کے سامنے جوابدہی کے لیے تیاری نہیں کر رہے وہی اپنے جرائم کی سزا سے بچنے کے لیے بزرگانِ دین کا سہارا لیتے ہیں تاکہ اُن کی سفارش کے ذریعہ خود کو اللہ کی پکڑ سے محفوظ کر لیں۔ ایسے لوگ آج تکبر کرتے ہوئے اللہ کے احکامات کو پامال کر رہے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ کیا ظاہر کرتے ہیں اور کیا چھپاتے ہیں؟ اُن کا انجام برا ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۵

گمراہی پھیلانا گناہِ جاریہ ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ جب مشرکین سے سوال کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر کیا نازل ہو رہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ پچھلوں کے قصے اور کہانیاں! ایسی گمراہی پھیلا کر وہ خود بھی گناہ سمیٹ رہے ہیں اور جن کو گمراہ کر رہے ہیں اُن کا وبال بھی اپنے سر لے رہے ہیں۔ بہت برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۷

اللہ کا ایسا عذاب جس کا گمان تک نہ تھا

اِن آیات میں فرمایا کہ ماضی میں کئی قوموں نے اللہ کے رسولوں کے خلاف مکر و فریب اور سازشیں کیں۔ اِن مجرموں پر اللہ کا عذاب ایسی صورت میں آیا کہ اُنہیں گمان تک نہ تھا۔ اللہ نے اُن کی عمارات کی وہ مضبوط بنیادیں ہلا دیں جن پر اُنہیں بڑا اعتماد تھا۔ پھر وہ چھتیں جنہیں سایہ فراہم کرنے کے لیے بنایا تھا اُن پر گر گئیں اور اُن کی بربادی کا سبب بن گئیں۔ یہ دنیا کا عذاب تھا۔ روزِ قیامت اللہ اُنہیں ذلیل کرے گا اور اُس روز علمِ حقیقت جاننے والے پکار اٹھیں گے کہ آج کے دن اصل رسوائی اور لعنت حق کے دشمنوں پر چھائی ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

اِن آیات میں نافرمانوں پر موت کی سختیوں کا ذکر ہے۔ وہ موت کے وقت جان نکالنے والے فرشتوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے تھے؟ اب داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں۔ تم ہمیشہ اِس میں رہو گے۔ سرکشی اور برائی کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

سب سے بڑی خیر اللہ کی کتاب قرآنِ کریم

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے سب سے بڑی بھلائی نازل کی ہے۔ ایسے خوش نصیبوں کے لیے دنیا میں سکون وراحت کی زندگی ہے اور آخرت میں ہمیشہ ہمیش کی جنت ہے۔ جہاں اُنہیں ہر وہ نعمت ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔

آیت ۳۲

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

اِس آیت میں پاکیزہ لوگوں کی موت کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ فرشتے عالمِ نزاع کے وقت اُنہیں سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔ اُنہیں آگاہ کرتے ہیں کہ یہ انعام اُن کے نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ بقول اقبال:

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں
اے پیکرِ گل ! کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیات ۳۳ تا ۳۴

نافرمانوں کو کس بات کا انتظار ہے؟

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے برے لوگوں کے بدترین انجام اور نیک لوگوں کے حسین انجام سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب اللہ کی نافرمانی کرنے والے آخر توبہ کیوں نہیں کرتے؟ کیا وہ اُس عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ فرشتوں کے ذریعہ نازل کر دے یا پھر موت کا۔ ماضی میں بھی مجرموں کی یہی روش رہی۔ آخر کار اُن پر وہ عذاب آ کر رہا جسے وہ مذاق سمجھ رہے تھے۔

آیت ۳۵

شرک کے لیے خوشنما جواز

اِس آیت میں مشرکین کی طرف سے شرک کے حق میں ایک خوشنما جواز کا ذکر ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں شرک کرنے اور حلال وحرام کے خود ساختہ فیصلے کرنے سے روک دیتا۔ اُس کا نہ روکنا اِس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا طرزِ عمل اللہ کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ جواب دیا گیا کہ شرک کے حق میں اِس طرح کے جواز ماضی میں بھی گمراہ لوگ پیش کرتے رہے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اللہ نے انسان کو نیکی اور برائی کا اختیار دیا ہے۔ نیکی کے عمل میں اللہ کا اذن اور رضا دونوں شامل ہوتے ہیں۔ برائی کے عمل میں اللہ کا اذن تو ہوتا ہے لیکن اُس میں اللہ کی رضا شامل نہیں ہوتی۔ رسولوں کا کام حق کو واضح کرنا ہے لوگوں کو زبردستی حق کی راہ پر لانا نہیں ہے۔

آیات ۳۶ تا ۳۷

رسولوں کی دعوت ...... اللہ کی عبادت اور طاغوت سے بغاوت

اِن آیات میں فرمایا کہ تمام رسولوں نے اپنی قوموں کو اللہ کی بندگی اور اپنی حاکمیت قائم کرنے والے سرکشوں کے خلاف بغاوت کی دعوت دی۔ کچھ لوگوں نے یہ دعوت قبول کی اور اکثر نے ٹھکرا دی۔ رسولوں کی خواہش تو یہ تھی کہ سب لوگ ایمان لے آئیں لیکن اللہ کی سنت ہے کہ جو گمراہی کی راہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ اُسے زبردستی ہدایت نہیں دیتا۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

اللہ جھوٹوں کو گھر تک پہنچائے گا

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ کفار قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے لیکن اللہ ایسا ضرور کرے گا۔ اِس طرح ثابت ہو جائے گا کہ کافر جھوٹے ہیں اور پھر اُنہیں اُن کی بداعمالیوں کی سزا دی جائے گی۔ اللہ صرف کلمۂ 'کن' کہے گا اور تمام انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

اللہ کی راہ میں ہجرت کی فضیلت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں اللہ اُنہیں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ کی خاطر اپنی دنیا کی کمائی گھر اور اثاثے چھوڑ کر صبر کی اعلیٰ مثال قائم کی اور محض اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہجرت کی۔

آیات ۴۳ تا ۴۴

حدیث قرآن کی وضاحت کرتی ہے

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ اُن کے لیے قابلِ عمل نمونہ بن سکیں۔ نبی اکرم ﷺ پر اللہ نے قرآن نازل کیا اور اُنہیں یہ ذمہ داری تفویض کی کہ وہ قرآن کے احکامات ومضامین کو لوگوں کے لیے واضح کریں۔ بلاشبہ قرآن پر عمل اللہ کے رسول ﷺ کے ارشادات وتشریحات کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۵ تا ۴۷

اللہ کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو

اِن آیات میں فرمایا کہ کیا اللہ کے احکامات توڑنے والے اِس بات سے امن میں ہیں کہ اچانک اُنہیں زمین میں دھنسا دیا جائے یا اُن پر عذاب وہاں سے آئے جہاں سے اُنہیں گمان تک نہ ہو۔ یہ عذاب اُن پر اچانک بھی آسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے اِس کے آثار ظاہر ہوں اور پھر وہ سر پر آجائے۔ بہرحال اللہ کی پکڑ سے انسان بچ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ اللہ ہمیں اپنی بندگی کرنے اور عذاب سے محفوظ رہنے کے لیے نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۸ تا ۵۰

ہر شے ہی نہیں اُس کا سایہ بھی اللہ کو سجدہ کرتا ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ کائنات کی ہر شے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ پھر ہر شے کا سایہ بھی اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے۔ خاص طور پر فرشتے بھی اللہ کو نہ صرف سجدہ کرتے ہیں بلکہ ہر آن اُس سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُس کے احکامات کی بجا آوری کرتے ہیں۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

دو معبود نہ بناؤ

اِس آیت میں فرمایا کہ اکثر انسان دو معبود رکھتے ہیں۔ اللہ کو بھی معبود مانتے ہیں لیکن وہ کسی اور شے کو مقدم کر دیتے ہیں۔ اللہ کے سوا دیگر معبودوں میں خواہشاتِ نفس، بیوی، بچے، مال و دولت، وطن، قوم، اولیاء اللہ، خودساختہ تصورات وغیرہ شامل ہیں۔ توحیدِ خالص یہ ہے کہ صرف اللہ کو محبوب ومطلوب بنایا جائے، اُس کی مستقل اطاعت کی جائے اور اُس کی نافرمانی کی ہر صورت سے بچا جائے۔

آیات ۵۳ تا ۵۶

ہر نعمت اللہ ہی کی عطا کردہ ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ انسان کو ہر نعمت اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔ انسان کی ہر تکلیف اللہ ہی دور کرتا ہے۔ انسان کی ناشکری کا یہ عالم ہے کہ وہ نعمتوں کو اور تکالیف کی دوری کو اللہ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ایسے لوگ ناشکری کرتے رہیں عنقریب اِس روش کی سزا پا کر رہیں گے۔ ایسے لوگ اللہ کے عطا کردہ رزق کو دوسروں کے نام پر نذر و نیاز کر کے تقسیم کر دیتے ہیں۔ اُنہیں اللہ کے سامنے اِس ناانصافی کی جوابدہی کرنا ہوگی۔

آیات ۵۷ تا ۶۰

مشرکینِ مکہ کی بے انصافی

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کی بے انصافی کا ذکر ہے۔ وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے لیکن اگر اپنے ہاں بیٹی پیدا ہو جائے تو شدید صدمے سے دوچار ہوتے' اُسے اپنے لیے باعثِ شرم سمجھتے، لوگوں سے منہ چھپاتے اور بعض اوقات اُسے زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ایسے لوگ آخرت میں پکڑ پر یقین نہیں رکھتے۔ اُن کا عنقریب برا حال ہونے والا ہے۔ مستقل ذلت و رسوائی اُن کا مقدر بنے گی۔ اِس کے برعکس اللہ کی شان ہمیشہ سے اونچی ہے اور اونچی ہی رہے گی۔

آیت ٦١

اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم تباہ ہو جاتے

اِس آیت میں فرمایا کہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جب اللہ کی طرف سے طے شدہ مہلت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ظالموں کو اللہ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ انسانوں کی گناہوں پر فوری پکڑ کر لے تو زمین میں کوئی جاندار باقی نہ رہے۔ انسانوں کے علاوہ دیگر جاندار تو ہیں ہی انسانوں کی خدمت کے لیے۔ انسان مٹ جاتے تو پھر اُن کی بھی ضرورت نہ رہتی۔

آیات ٦٢ تا ٦٣

سو سو گناہ کیے تیری رحمت کے زور پر

اِن آیات میں فرمایا کہ شیطان انسان کو اللہ کی رحمت کی امید دلا کر گناہوں پر اکساتا رہتا ہے۔ انسان اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور پھر بھی گمان رکھتے ہیں کہ اُن کے لیے رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ ایسے بدبختوں کے لیے رحمت نہیں جہنم کی آگ ہے۔ دنیا میں وقتی طور پر اُن کی رسی دراز کی جا رہی ہے تاکہ اپنے نامۂ اعمال کو خوب سیاہ کر لیں۔

آیت ٦٤

قرآن کی فیصلہ کن وضاحت ...... حدیثِ نبوی ﷺ

اِس آیت میں قرآن و حدیث کے باہمی تعلق کو واضح کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ یہ کتاب آپ ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور یہ آپ ﷺ کی ذمہ داری ہے کہ جس آیت کے حوالے سے لوگ اختلاف کریں آپ ﷺ اپنے ارشادات کے ذریعہ اُس کی وضاحت فرما دیں۔ بلاشبہ یہ قرآن اہلِ ایمان کے لیے ہدایت اور بہت بڑی رحمت ہے اور اِس کے مضامین کی وضاحت اہلِ ایمان کے لیے ضروری ہے۔

آیات ٦٥ تا ٦٩

اللہ کی نعمت چار مشروبات کی صورت میں

اِن آیات میں چار مشروبات کا ذکر ہے جو اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں:

- i- پانی جسے اللہ بارش کی صورت میں برساتا ہے اور اِس سے مردہ زمین کو زندہ فرماتا ہے۔
- ii- خالص دودھ جسے اللہ جانوروں کے گوبر اور خون کے درمیان سے نکالتا ہے اور جو بھرپور غذائیت اور لذت کا پیکر ہے۔
- iii- کھجوروں اور انگوروں سے حاصل ہونے والا پاکیزہ مشروب یعنی رس۔ اِن پھلوں سے شراب بھی کشید کی جاتی ہے لیکن وہ حرام ہے۔
- iv- شہد کی مکھی کے بطن سے خارج ہونے والا شہد جس کے ذائقہ اور رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن اِس میں انسانوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کا عجیب نمونہ ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کا رس چوستی ہے اور پھر اُسے شہد جیسے مفید مشروب میں تبدیل کر دیتی ہے۔

آیت ٧٠

انسان کی بے بسی

اِس آیت میں انسان کی بے بسی اور لاچارگی کا ذکر ہے۔ اللہ ہی اُسے پیدا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے موت دے دیتا ہے۔ بعض انسان عمر کی اِس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ ذہنی طور پر حاصل کردہ علم بھول جاتے ہیں اور جسمانی طور پر دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ صرف اللہ ہی ہے جو علمِ کامل رکھتا ہے اور ہر اعتبار سے قادرِ مطلق ہے۔ انسان کا معاملہ تو یہ ہے کہ:

لائی حیات آئے ، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے ، نہ اپنی خوشی چلے

آیت ۷۱

شرک کی نفی ایک واضح مثال سے

اِس آیت میں پوچھا گیا کہ کیا کوئی آقا اپنا آدھا مال اپنے غلام کو دے کر اُسے اپنے برابر کی مالی حیثیت دیتا ہے؟ جب انسان اپنے لیے پسند نہیں کرتا کہ اُس کا غلام اُس کے برابر ہو جائے تو کیسے ممکن ہے خالق اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا شریک بنا لے؟

آیات ۷۲ تا ۷۴

اللہ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ نے انسان کو بیوی کی صورت میں سکون حاصل کرنے کی نعمت دی۔ پھر بیوی کے ذریعہ بیٹے اور پوتے جیسی نعمتیں عطا کیں۔ پھر انتہائی پاکیزہ رزق عنایت فرمایا۔ لیکن انسان اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ ایسی ہستیوں کو شریک کرتا ہے جو انسان کو ذرہ برابر بھی فائدہ پہنچانے پر قادر نہیں۔ پھر انسان اپنے شرک کے جواز کے لیے اللہ کے بارے میں ایسی مثالیں دیتا ہے جیسے دنیا کے لاچار بادشاہوں کی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

آیات ۷۵ تا ۷۶

دو بلیغ مثالیں

اِن آیات میں حق کو واضح کرنے کے لیے دو مثالیں بیان کی گئی ہیں:

i- پہلی مثال عبد اور معبود کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ ایک شخص کسی کا غلام ہے۔ اُس کے اختیار میں کچھ نہیں۔ دوسرا شخص آزاد ہے اور جسے اللہ نے مال و دولت کی فراوانی دی ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے مال خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں شخص برابر ہو سکتے ہیں؟ اِسی طرح ایک لاچار و عاجز عبد کبھی بھی مختار و مطلق معبود یعنی اللہ کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ii- دوسری مثال نافرمان اور فرمانبردار انسان کی ہے۔ فرض کیجیے کسی شخص کے دو غلام ہیں۔ ایک انتہائی نااہل ہے اور کام کا نہ کاج کا بلکہ دشمن اناج کا ہے۔ دوسرا انتہائی باصلاحیت ہے۔ خود بھی اچھا کام کرتا ہے اور دوسروں کو بھی حکیمانہ و عادلانہ رہنمائی دیتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اِسی طرح اللہ کے نافرمان اور فرمانبردار بندے برابر نہیں ہو سکتے۔

آیات ۷۷ تا ۸۳

اللہ کی بے مثال قدرتیں اور نعمتیں

اِن آیات میں اللہ کی بے مثال قدرتوں اور نعمتوں کا بیان ہے:

i- اللہ آسمانوں اور زمینوں کے تمام رازوں سے واقف ہے۔

ii- اللہ قیامت اتنی دیر میں برپا کر دے گا جتنی دیر میں نگاہ ایک طرف سے دوسری طرف پھر جاتی ہے۔

iii- اللہ انسان کو پیدا کرتا ہے اِس حال میں کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ اب اللہ انسان کو سماعت، بصارت اور عقل دیتا ہے جن کے ذریعہ انسان علم حاصل کرتا رہتا ہے۔

iv- اللہ ہی ہے جو پرندوں کو فضا میں تھامے رکھتا ہے۔

v- اللہ نے گھروں کو انسانوں کے لیے جائے سکون بنایا۔

vi- اللہ نے انسانوں کو جانوروں کی کھالوں سے خیمے بنانا سکھائے جن سے انسان سفر کے دوران آسانی سے کہیں بھی قیام کا انتظام کر لیتا ہے۔

vii- جانوروں کی کھالوں سے انسان کئی ضروریاتِ زندگی (جوتے، گرم لباس، بیگ) اور سامانِ آرائش (قالین) تیار کرتا ہے۔

viii- اللہ نے اشیاء کے سائے انسان کو گرمی کی شدت اور دھوپ کی تمازت سے بچانے اور ٹھنڈک پہنچانے کے لیے بنائے۔

ix- اللہ نے انسانوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے لیے پہاڑوں میں غار بنائے۔

x- اللہ نے انسانوں کو ایسے لباس بنانا سکھائے جو اُسے گرمی کی شدت اور جنگ کے دوران ہتھیاروں کے وار سے محفوظ رکھتے ہیں۔

افسوس ہے انسانوں پر کہ وہ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں لیکن پھر بھی شرک اور نافرمانی سے اللہ کی ناشکری کرتے ہیں۔

آیات ۸۴ تا ۸۵

اُمت کے خلاف رسولوں کی گواہی

اِن آیات میں فرمایا کہ روزِ قیامت ہر رسول اپنی امت کے خلاف گواہی دے گا یعنی وہ کہے گا کہ میں نے اِن تک دین پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا اب اُنہوں نے اگر عمل نہیں کیا تو یہ خود ذمہ دار ہیں۔ اب نافرمانوں کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اللہ کے سامنے کوئی رحم کی اپیل کر سکیں۔ عذاب اُن کا مقدر ہو گا جس میں نہ کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی کوئی وقفہ ہو گا۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۶ تا ۸۸

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ شرک کرنے والے روزِ قیامت جب اُن اولیاء اللہ کو دیکھیں گے جن سے دعائیں کرتے تھے تو کہیں گے کہ اے اللہ یہ ہیں ہمارے شرکاء جن سے ہم دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اولیاء اللہ اِن مجرموں کے جرائم سے اعلانِ براءت کریں گے اور اللہ کے سامنے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کریں گے۔ اب شرک کرنے والوں کو ایسے عذاب سے دوچار ہونا ہو گا جو مسلسل بڑھتا چلا جائے گا۔ گویا شرک کرنے والوں کے ساتھ یہ معاملہ ہو گا:

باغباں نے آگ دی، جب آشیانے میں مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

آیت ۸۹

نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے خلاف گواہی

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ ہر امت کے خلاف اُس کے نبی گواہی دیں گے اور نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے خلاف سرکاری گواہ کے طور پر پیش ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے امت تک اللہ کی وہ کتاب پہنچا دی جس میں ہر بات کی وضاحت، رہنمائی، سامانِ رحمت اور بشارت ہے۔ اگر اب بھی امت میں سے جو بدنصیب اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے تو اُن کے خلاف نبی اکرم ﷺ کی گواہی فیصلہ کن ہو گی۔ ایسے لوگ واقعی عذاب کے مستحق ہیں۔

آیت ۹۰

اللہ کی پسند اور ناپسند

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تین باتوں کو پسند فرماتا ہے اور اُن کا حکم دیتا ہے یعنی عدل کرنے کا، عدل سے بڑھ کر احسان کرنے کا اور قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کا۔ اللہ تین باتوں کو ناپسند فرماتا ہے اور اُن سے روکتا ہے یعنی بے حیائی، ہر طرح کی برائی اور زیادتی سے۔ یہ احکامات اِس لیے ہیں کہ تاکہ لوگ اُنہیں ہر وقت یاد رکھیں۔

آیات ۹۱ تا ۹۴

معاہدات کی پاسداری کا حکم

اِن آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کسی بھی گروہ سے کیے گئے معاہدوں کی پاسداری کریں۔ تمہارے ہر معاہدے پر اللہ گواہ ہوتا ہے۔ کسی گروہ سے معاہدہ کر کے پھر اُس کی جاسوسی یا اندر خانہ اُس کے خلاف سازشیں نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری اِس بددیانتی سے لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں اور تمہیں اسلام کی اِس غلط نمائندگی کی وجہ سے بدترین عذاب کا سامنا کرنا پڑے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کے علم میں ہے۔ روزِ قیامت تمہارے طرزِ عمل کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ اُس روز کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کرو۔

آیات ۹۵ تا ۹۶

عارضی مفادات کے تحت معاہدات کا سودا نہ کرو

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ عارضی اور وقتی فوائد حاصل کرنے کے لیے اللہ سے کیے گئے عہدِ بندگی کی خلاف ورزی نہ کرو۔ دنیا میں جو قیمت ملے گی وہ عارضی اور گھٹیا ہے جبکہ عہد کی پاسداری پر اللہ سے ملنے والا اجر دائمی اور بہتر ہے۔

آیت ۹۷

پاکیزہ زندگی ...... اللہ کا انعام

اِس آیت میں فرمایا کہ جو فرد خواہ مرد ہو یا عورت خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرے گا اللہ اُسے ایک پرسکون پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا۔ایسی زندگی جس میں اُس کا ضمیر مطمئن ہوگا کہ میرا دامن اللہ کی نافرمانیوں سے پاک ہے۔ایسی زندگی کے ساتھ انسان اطمینان کے ساتھ موت کو گلے لگانے کو تیار ہوگا کیونکہ اُس نے موت کے بعد کی زندگی کی تیاری کر رکھی ہوگی۔اللہ ہمیں بھی ایسی پاکیزہ زندگی عطا فرمائے تا کہ حافظ شیرازیؒ کی طرح ہم بھی کہہ سکیں:

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کر دم

''میں نے اپنی زندگی کا کل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔میں خوش ہوں اپنی بیتی ہوئی زندگی پر کہ میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا''۔

آیات ۹۸ تا ۱۰۰

شیطان کا وار کس پر کارگر ہوتا ہے

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ جب بھی قرآنِ مجید پڑھا جائے تو آغاز میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کی دعا کی جائے۔شیطان نہیں چاہے گا کہ ہمیں قرآنِ حکیم سے ہدایت نصیب ہو۔جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ شیطان کے وار سے محفوظ رہتے ہیں۔البتہ جن کا بھروسہ اسباب پر ہوتا ہے اور وہ احکاماتِ شریعت سے گریز کے لیے کوئی جواز تلاش کر رہے ہوتے ہیں وہی شیطان کے جال میں پھنستے ہیں۔اللہ ہم سب کی شیطان کے حملوں سے حفاظت فرمائے۔آمین!

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۵

قرآنِ مجید پر اعتراضات کا جواب

اِن آیات میں قرآنِ حکیم پر دو اعتراضات کا جواب دیا گیا۔مخالفین کو اِس بات پر اعتراض تھا کہ قرآن جب اللہ کا کلام ہے تو اِس کی آیات منسوخ کیوں کی جاتی ہیں؟ کیا اللہ کے احکامات میں کمی رہ جاتی ہے کہ اللہ کو پھر تبدیل شدہ حکم نازل کرنا پڑتا ہے؟ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا نہیں بلکہ معاذ اللہ محمد کا خود ساختہ کلام ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ اِس کلام کو اللہ کے حکم سے حضرت جبرائیلؑ نے نازل کیا ہے۔یہ اللہ کی رحمت کا مظہر ہے کہ وہ اپنے بندوں کو سہولت کے لیے پہلے ایک ایسا حکم دیتا ہے جس پر عمل کرنا آسان ہو۔بعد میں جب بندے ایک درجہ میں اُس پر عمل کے عادی ہو جاتے ہیں تو اب حتمی حکم نازل فرماتا ہے۔آیات کی منسوخی اللہ کی کمزوری نہیں بلکہ بندوں کے لیے سہولت اور بتدریج عمل میں ترقی کی خاطر ہے۔

دوسرا اعتراض مخالفین کا ایک بہتان کی صورت میں تھا۔وہ کہتے تھے کہ ایک غلام حضرت محمد ﷺ کو اس کلام کی املا کراتا ہے۔جس غلام کی طرف اشارہ کرتے تھے اُس کی زبان عجمی تھی۔جواب دیا گیا کہ آخرت میں جوابدہی کا یقین نہ رکھنے والے ہی ایسا جھوٹ بول سکتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹

مرتد کی مذمت

اِن آیات میں فرمایا کہ جو کوئی ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور وہ شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔اِن لوگوں نے دنیا کی عارضی لذتوں کو ترجیح دی اور آخرت کی ابدی نعمتوں کو نظر انداز کر دیا۔اب اللہ اُن کے دلوں،آنکھوں اور کانوں پر مہر لگا دے گا اور یہ حق کو قبول کرنے سے محروم کر دیے جائیں۔ایسے ہی لوگ آخرت میں بدترین خسارے میں ہوں گے۔البتہ اگر کوئی مجبوراً جان بچانے کے لیے کلمۂ کفر کہہ دے لیکن اُس کے دل میں ایمان ہو تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیت ۱۱۰

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

اِس آیت میں اُن باہمت صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی جنہوں نے بڑی استقامت کے ساتھ مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم کو برداشت کیا اور پھر اپنا سب کچھ مکہ میں چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔البتہ اُنہیں آگاہ کر دیا گیا کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہجرت کے بعد مشکلات کا دور ختم ہو گیا۔اب تو اللہ کی راہ میں جنگ کا حکم آئے گا اور تمہیں نقدِ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آنا ہوگا:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جنہوں نے جنگ کے مراحل میں ثابت قدمی اور جراءت و بہادری کا مظاہرہ کیا اُن کے لیے اللہ کی بخشش اور رحمتوں کی بشارت ہے۔

آیت ۱۱۱

روزِ قیامت ہر اِک کو اپنی پڑی ہو گی

اِس آیت میں فرمایا کہ روزِ قیامت ہر انسان کو صرف اپنی بخشش کی فکر لاحق ہو گی۔ وہ خود کو جہنم سے بچانے کے لیے اپنا دفاع کرے گا۔ پھر ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

قرآن میں پاکستان کا ذکر

اِن آیات میں تاویلِ خاص کے اعتبار سے شہرِ مکہ کا ذکر ہے۔ یہ شہر امن کا گہوارہ تھا اور یہاں رزق کی فراوانی تھی۔ اِس شہر میں بسنے والی اکثریت نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا کر اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی۔ اب اللہ نے اُن پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ تاویلِ عام کے اعتبار سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ آیت پاکستان کے حالات کی تصویر کشی کر رہی ہے۔ پاکستان میں اللہ نے ہمیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا لیکن ہم نے اِس دھرتی پر اللہ کے دین کا بول بالا نہیں کیا۔ اللہ نے ہمیں سانحۂ مشرقی پاکستان کے ذریعہ جھٹکا دیا لیکن ہم نے پھر بھی اپنی اصلاح نہ کی۔ آج پاکستان میں مہنگائی کا سیلاب آ چکا ہے۔ معاشی اعتبار سے ہم دن بدن بدترین سطح پر گرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بھوک کا عذاب ہے۔ پھر اندرونی و بیرونی خطرات کا اندیشہ خوف کا عذاب ہے۔ اللہ ہمیں توبہ کی اور انفرادی و اجتماعی سطح پر احکاماتِ شریعت کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱۴ تا ۱۱۸

حلال و حرام رزق کے حوالے سے ہدایت

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ اللہ کا عطا کردہ حلال اور پاکیزہ رزق ہی کھانا چاہیے۔ اِس رزق سے استفادہ کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جو توانائی حاصل ہوئی اُسے اللہ کی بندگی میں لگانا چاہیے۔ اللہ نے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسا کھانا حرام کر دیا ہے جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ البتہ جان بچانے کے لیے بقدرِ ضرورت حرام کھانے پر کوئی گناہ نہیں۔ کسی شے کو بغیر دلیل کے حلال یا حرام قرار دینا درست نہیں۔ جو لوگ بلا دلیل اللہ کی حلال کردہ شے کو حرام قرار دیں گے یا حرام کو حلال کہیں گے وہ کبھی بھی اللہ کے ہاں فلاح نہیں پائیں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آیات ۱۱۹ تا ۱۲۰

یہودیوں کے لیے سزا

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ یہودیوں پر اُن کی سرکشی کی وجہ سے بعض چیزیں حرام کر دی گئی تھیں جن کا ذکر سورۂ انعام آیت ۱۴۶ میں کیا جا چکا ہے۔ البتہ اُن میں سے اب بھی اگر کوئی اپنی غلط روش پر نادم ہو کر توبہ کرے تو اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳

حضرت ابراہیمؑ اپنی ذات میں ایک امت تھے

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی عظمت بیان کی گئی۔ فرمایا گیا کہ وہ اپنی ذات میں اللہ کی ایک فرمانبردار امت کا درجہ رکھتے تھے۔ اللہ کا ہر حکم ماننے والے اور اُس کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے والے۔ اُنہوں نے کسی بھی اعتبار سے کسی محبت کو اللہ کی محبت کے برابر نہیں کیا۔ گویا ہر طرح کے شرک سے محفوظ رہے۔ اللہ نے اُنہیں دنیا میں بھی عزت دی اور وہ آخرت میں بھی عظیم مقام پر فائز ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے اُسوہ کی پیروی کریں اور اللہ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔

آیت ۱۲۴

اللہ کے نزدیک افضل دن جمعہ کا ہے سبت کا نہیں

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک سبت کا نہیں بلکہ جمعہ کا دن افضل ہے۔ البتہ یہود نے جب جمعہ کے دن کے حوالے سے اختلاف کیا تو اللہ نے اُن کے لیے سبت کا دن مقرر کر دیا تا کہ وہ اُس دن کو اللہ کی یاد میں بسر کریں۔ اُن کے پیدا کردہ اختلاف کا فیصلہ روزِ قیامت کر دیا جائے گا۔

آیت ۱۲۵

دعوتِ دین کی تین سطحیں

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ دعوتِ دین کی تین سطحیں ہیں:

i- معاشرے کے ذہین اور سوچنے سمجھنے والے لوگوں کو حکمت یعنی دلائل کے ساتھ اللہ کی راہ کی طرف بلایا جائے۔

ii- عوام الناس کو دردبھرے وعظ ونصیحت سے احکاماتِ الٰہی بجالانے پر متوجہ کیا جائے۔

iii- فتنہ اٹھانے والے عناصر سے عمدگی اور شائستگی سے بحث کی جائے اور اُن کے اٹھائے گئے فتنوں کا جواب دیا جائے تا کہ سادہ لوح لوگ اِن فتنوں کے اثرات سے محفوظ رہیں۔

اگر قرآنِ حکیم کو ذریعۂ تبلیغ بنایا جائے تو ان تینوں سطحوں پر دعوت کے لیے مواد فراہم ہوجاتا ہے۔

آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸

صبر اور تقویٰ کی اہمیت

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اگر تم زیادتی کا بدلہ لو تو صرف اُسی قدر لو جس قدر تم پر ظلم کیا گیا ہے۔ البتہ اگر صبر کرو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ بلاشبہ صبر اور استقامت کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ جو لوگ صبر اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے ہیں وہی نیکوکار ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ کی نصرت اور قربت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں بھی اپنی نصرت اور قربت عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ والے کون ہیں؟

اَهُلُ الْقُرْاٰنِ اَهُلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ (سنن ابن ماجه)

''قرآن والے ہی اللہ والے ہیں اور اُس کے مقرّبین ہیں''۔

خواتین کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا اجر

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: جَآءَ النِّسَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَفَمَا لَنَا عَمَلٌ نُدْرِکُ بِهٖ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَهْنَةُ اِحْدَاكُنَّ فِیْ بَيْتِهَا تُدْرِکُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (بیہقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ خواتین اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مرد جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہوکر فضیلت لے گئے۔ کیا ہمارے لیے کوئی ایسا عمل نہیں کہ ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچادے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کسی کا اپنے گھر پر رکنا (مجاہد کے گھر کی حفاظت کے لیے) تمہیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچادے گا''۔

خواتین کے لیے جنت کا راستہ

اَيَّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (ترمذی)

''جو خاتون اِس حال میں وفات پاگئی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگئی''۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرُهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِی الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ (مسند احمد)

'' عورت جب پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور (شرعی امور میں) اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو اُس سے کہا جائے گا جس

دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے‘‘۔

www.hamditabligh.net

نام کتاب خلاصۂ مضامینِ قرآن ...... چودہواں پارہ

طبع اوّل (جون2010ء) 1000

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر‘ عقب اشفاق میموریل ہسپتال‘ بلاک 13-C‘ گلشنِ اقبال فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی‘ خیابان راحت‘ درخشاں‘ فیز 6‘ ڈیفنس فون : 24-5340022

3- 11 – داؤد منزل‘ نزد فریسکو سوئیٹ‘ آرام باغ فون :2216586 - 2620496

4- دوسری منزل‘ حق چیمبر‘ بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال‘ کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4306040-41

5- قرآن مرکز‘ نزد مسجد طیّبہ‘ سیکٹر 35/A‘ زمان ٹاؤن‘ کورنگی نمبر 4 فون: 021-8740552

6- A-305‘ بلاک–I‘ نزد مدنی مسجد‘ نارتھ ناظم آباد فون: 6034673

7- مکان نمبر LS-9‘ سیکٹر 11/A‘ نارتھ کراچی۔فون: 6997589،6034673

8- قرآن مرکز B-181‘ بالمقابل زین کلینک‘ نزد مادام اپارٹمنٹس‘ چھوٹا گیٹ‘ شارع فیصل۔ 5478063

9- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد‘ فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 6337346

10- بیسمنٹ‘ سالکین بسیرا‘ بلاک 14‘ گلستانِ جوہر۔فون: 0321-9261317

11- قرآن مرکز‘ R-20‘ پایونیئر فاؤنٹین‘ فیز 2‘ گلزارِ ہجری‘ KDA اسکیم 33 فون: 021-7091023

12- مکان نمبر 174/F‘ فرنٹیئر کالونی‘ اقبال پینٹر‘ مجاہد کالونی‘ اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681

13- قرآن مرکز‘ مکان نمبر 861‘ سیکٹر 37-D‘ نزد رضوان سوئیٹس‘ لانڈھی 2 فون: 0321-8720922

14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ‘ یونیورسٹی روڈ۔فون: 8143055

15- بلڈنگ نمبر 41-E‘ کمرشل اسٹریٹ نمبر 14‘ فیز II ایکسٹینشن‘ DHA فون: 0333-3496583

16- نزد لیاقت لائبریری‘ M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر‘ اسٹیڈیم روڈ‘ کراچی۔
فون: 0300-2541568 021-8320947

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور**: A-67، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون: (042)6366638-6316638
فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔فون: (042)5845090

2- **تیمرگرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گرہ، ضلع دیر پائین۔
فون: (0945)601337

3- **پشاور**: A-18، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون: (091)2214495-2262902 موبائل: 0300-5903211

4- **مظفرآباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869

5- **اسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔
فون: (051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیوغلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجرخان، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0333-5133598 ای میل: gujarkhan@tanzeem.org

7- **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)
فون: 3015519-3891695(055) موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل، تحصیل عارف والا، ضلع پاک پتن۔
فون: 830884(0457)

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: 2624290 (041)

10- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: 7628361(047)

11- **ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: 521070 (061)
مکان نمبر 1-903-D/4 فردوسیہ سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212 (061)

12- **ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون: 2251104(063)

13- **سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ۔ فون: 5631074(071)
موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org

14- **حیدرآباد**: مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آئس کریم شاپ، مین قاسم آباد روڈ۔
فون: 652957(0222) موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org

15- **کوئٹہ**: مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔
فون: 2842969(081) موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org